بری صحبت

فرحان ایک ہونہار اور ذہین بچہ ہے۔ وہ اپنے والدین کا کہنا مانتا ہے۔ پابندی سے روزانہ اسکول جاتا ہے اور سبق بھی محنت سے یاد کرتا ہے۔ دیئے گئے ہوم ورک بھی پابندی سے پورا کرتا ہے۔ اس لیے گھر سے اسکول تک کے سبھی حضرات اس سے خوش رہتے ہیں۔ سبھی اس کو بہت پیار کرتے ہیں۔

کچھ دنوں سے فرحان کے ماسٹر صاحب اس کے اندر کچھ تبدیلی محسوس کر رہے ہیں۔ وہ نہ وقت پر اسکول جاتا ہے اور نہ اپنا سبق ہی یاد کرتا ہے۔ ہوم ورک بھی بنا کر نہیں لا رہا ہے۔

ایک دن ماسٹر صاحب نے فرحان کو بلا کر اس کی بے پروائی کا سبب پوچھا۔ مگر اس نے بہانہ بنا دیا۔ پہلے تو ماسٹر صاحب نے ہلکے پھلکے انداز میں فرحان کو سمجھایا مگر اس پر ماسٹر صاحب کی نصیحت کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ اب ماسٹر صاحب نے فرحان کو تھوڑی سختی بھی کرنا شروع کر دی۔ مگر ماسٹر صاحب کو اس پر بہت افسوس ہوا کہ اتنا اچھا لڑکا آخر کیوں اس طرح غلط راستے پر چل رہا ہے اور میری نصیحت کا اس پر کوئی اثر نہیں ہو پا رہا ہے؟ مگر ماسٹر صاحب بھی کب ہار ماننے والے تھے۔ انھوں نے ہر حال میں اس کی اصلاح کرنے کی ٹھان لی۔ اس لیے فرحان کے رپورٹ فارم پر ساری شکایتیں لکھ دیں اور اس کے ماں باپ کو ملنے کی ہدایت کر دی۔ فرحان کے والد شبلی نہایت شریف اور با اخلاق انسان ہیں۔ شہر کے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں۔ یعنی شہر کے باعزت

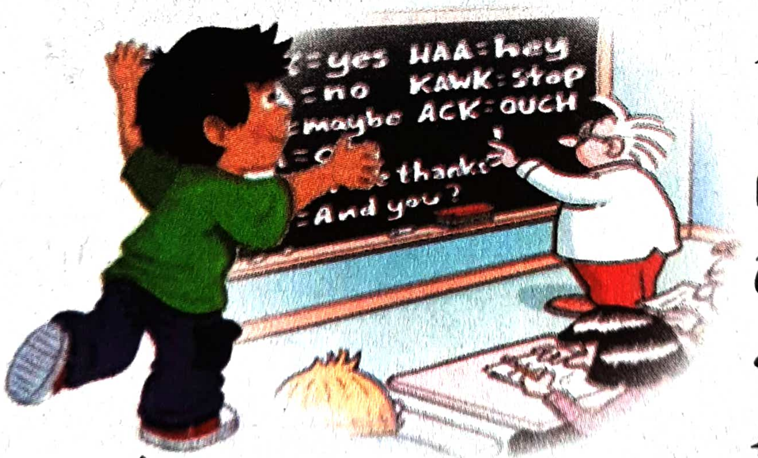

لوگوں میں ان کا ایک مقام ہے شروع سے ہی ان کی کوشش رہی کہ فرحان اچھا بچہ بنے اور خوب پڑھ لکھ کر ایک بڑا آدمی بن سکے۔ لیکن جب ان کو اسکول سے یہ شکایت ملی تو انہیں بہت فکر ہوگئی۔ دوسرے ہی دن وہ اسکول پہنچ گئے۔ ماسٹر صاحب نے فرحان کی تمام باتیں اُن کے سامنے رکھ دیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اب تو فرحان اسکول سے بھی غائب رہنے لگا۔ ماسٹر صاحب نے ان کے والد کو بتایا کہ فرحان کے بگڑنے کی اصل وجہ اظہر نام کے ایک لڑکے سے دوستی ہے۔ اظہر کے گھر کا ماحول بھی ٹھیک نہیں ہے۔ ان کے والد نے کہا: ''ماسٹر صاحب! آپ ہی کچھ کر سکتے ہیں۔ مجھے تو اپنے کاموں سے فرصت نہیں ہے۔

لہذا ماسٹر صاحب نے فرحان کو سیدھے راستے پر لانے کے لئے ایک ترکیب سوچی۔ دوسرے دن جب فرحان اسکول آیا تو ماسٹر صاحب نے اسے کچھ آم دیئے اور اُسے آلماری میں رکھنے کو کہا۔ فرحان نے ایسا ہی کیا۔ دوسرے دن ماسٹر صاحب نے فرحان سے وہ آم الماری سے نکال کر لانے کو کہا اور پھر اسے ٹھیک سے دیکھنے کو کہا کہ کوئی آم خراب تو نہیں ہوا۔ اب ماسٹر صاحب نے ایک سڑا ہوا آم ان سب آموں کے ساتھ ملا کر فرحان کو سارے آموں کو پھر سے الماری میں رکھ دینے کو کہا۔ تیسرے دن فرحان جب اسکول آیا تو ماسٹر صاحب نے پھر سارے آموں کو نکال لانے کے لیے کہا۔ فرحان نے جیسے ہی الماری کھولی تو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس میں کئی آم سڑ گئے ہیں اور ان سے بدبو بھی آ رہی ہے۔

فرحان نے ماسٹر صاحب سے کہا کہ سر! کل تو سبھی آم ٹھیک تھے آج وہ کیسے سڑ گئے؟

ماسٹر صاحب تو یہی چاہتے تھے۔ اب ان کو موقع مل گیا تھا۔ انہوں نے فرحان کو سمجھایا کہ کل میں نے سبھی اچھے آموں کے ساتھ ایک سڑا ہوا آم ملا کر رکھوا دیا تھا، جس کی وجہ سے یہ سارے آم سڑ گئے۔ جب تک سب آم اچھے تھے اس میں کوئی آم نہیں سڑا۔ لیکن ایک خراب آم ملا دینے سے اس کا اثر دوسرے آموں پر پڑا تو وہ دوسرے اچھے آم بھی سڑنے لگے۔

اسی طرح جو بچّے اچھے بچّوں کے ساتھ رہتے ہیں اچھے رہتے ہیں لیکن جیسے ہی اس کی صحبت برے لوگوں کے ساتھ ہونے لگتی ہے۔ وہ بھی دھیرے دھیرے برے ہونے لگتے ہے۔لہذا ہم لوگوں کو اچھی صحبت میں رہنا چاہئے۔ کیوں کہ نیک لوگوں کی صحبت سے انسان اچھے بنتے ہیں۔ برے لوگوں کی صحبت سے انسان برے ہوجاتے ہیں۔

ماسٹر صاحب کی یہ باتیں فرحان کو سمجھ میں آگئیں اور آئندہ اس نے برے لوگوں کی صحبت سے دور رہنے کا وعدہ کرلیا۔

ان باتوں سے ماسٹر صاحب کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا اور انھوں نے فرحان کو گلے لگا کر بہت ساری دعائیں دیں اور اس طرح فرحان پھر سے ایک اچھا بچہ بن گیا۔

☆☆☆

پڑھیے اور سمجھیے:

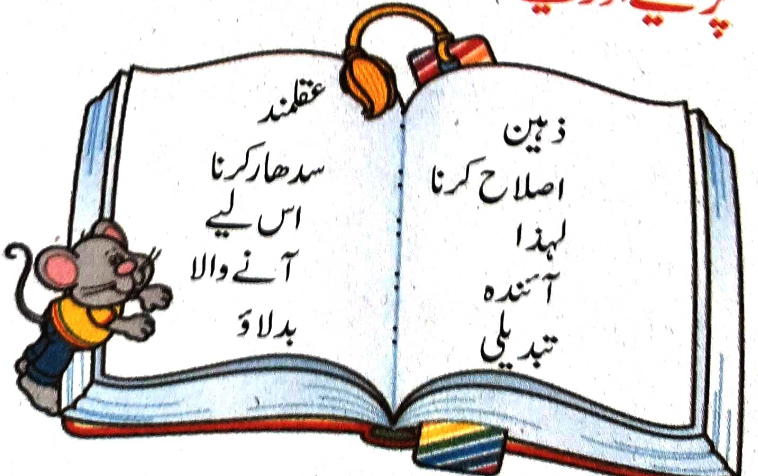

مشق

سوچیے اور جواب دیجیے:

فرحان کیسا بچہ تھا؟

فرحان میں کون سی تبدیلیاں آ گئی تھیں؟

فرحان سیدھے راستے پر کیسے آیا؟

ایسے پانچ الفاظ لکھیے جس میں 'ٹ' کا استعمال ہوا ہو۔ جیسے ڈاکٹر

....

"ہاں" یا "نہیں" میں جواب دیجیے:

فرحان کے والد کا نام شوکت تھا۔ ________

ماسٹر صاحب کی الماری میں آم رکھے تھے ________

اچھی صحبت سے انسان اچھا بنتا ہے ________

فرحان کے والد ایک بداخلاق انسان تھے ________

ہر خانہ سے ایک ایک لفظ نکال کر جملہ کی شکل میں لکھیے:

....

....

....

....

....

اسکول میں پڑھائی کے دوران استعمال میں آنے والی چیزوں کے نام لکھیے۔

....

....

....

....

....

صحیح پر (✓) اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیے۔

ہمیں ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔ ....

ہوم ورک بنا کر نہیں لے جانا چاہیے۔ ....

اپنے ماسٹر صاحب کا احترام کرنا چاہیے۔ ....

ماں باپ کا کہنا ماننا چاہیے۔ ....

دل لگا کر پڑھنا چاہیے۔ ....

صبح سویرے نہیں اٹھنا چاہیے۔ ....

بڑوں کی عزت نہیں کرنا چاہیے۔ ....

وقت پر کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ ....

بہن بھائیوں سے لڑنا چاہیے۔ ....